خالق، عبدالغفار کو غفار کہہ کر پکارتے ہیں۔ ایسا کرنا ناجائز ہے۔ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ایسا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ جتنی مرتبہ یہ لفظ پکارا جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ گناہِ کبیرہ کا ارتکاب ہوتا ہے اور سننے والا بھی گناہ سے خالی نہیں ہوتا''۔ (تفسیر معارف القرآن، تفسیر آیت ۱۸۰، عنوان: کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے مخصوص نام سے موسوم یا مخاطب کرنا جائز نہیں، ص ۱۳۲، ج ۴)

مَلک اللہ تعالیٰ کا مخصوص نام نہیں ہے۔ اگر ایک قوم اپنے آپ کو ملک کے نام سے موسوم کرتی ہے تو کوئی دوسری قوم یا شخص کسی سبب سے اپنے آپ کو 'ملک' کے نام سے موسوم کرسکتا ہے۔ لغت میں مَلَكَ يَمْلِكُ مَلْكًا، مِلْكًا ، مُلْكًا ، وَمَلَكَةً، وَمَمْلَكَةً، مَمْلِكَة، مَمْلُكَة کا معنی مالک ہونا، غالب ہونا، کسی کام پر حاوی ہونا ہے۔ اگر یہ نَفْسَهٗ ساتھ ہو تو اس کا معنی نفس پر قابو رکھنا، امرأۃ کا ساتھ ہو تو معنی نکاح کرنا، العجین ساتھ ہو تو اچھی طرح آٹا گوندھنے کے آتے ہیں۔ آپ نے جس لفظ کے متعلق سوال کیا ہے وہ مَلِک کا لفظ ہے اور وہ پنجابی زبان میں بعض قوموں کا نام ہے۔ اس نام کا اللہ تعالیٰ کے نام مَلِک (بادشاہ) کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ اس لیے اس کے استعمال کا جواز مذکورہ بالا مثالوں سے غیراللہ کے لیے جائز ہے۔ (ع - م)

اولاد سے مساوی سلوک

س: میرے پہلی بیوی سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور دوسری بیوی سے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ میں ہر ماہ اپنی آمدنی سے فی کس نان نفقہ دیتا آیا ہوں، جب کہ تعلیمی اخراجات ہر بچے کے براہِ راست اپنی جیب سے ادا کرتا ہوں۔ بڑے بیٹے نے اپنے سوتیلے بھائی کی تعلیم پر اُٹھنے والے اخراجات پر یہ کہہ کر اعتراض کیا ہے کہ جب میں نے بیرونِ ملک جانے کی خواہش ظاہر کی تھی تو مجھے نہیں بھیجا گیا تھا۔ میں (والد) نے اسے کہا تھا (اس وقت کے مالی حالات کے مطابق) کہ میں آپ کے سفر کا انتظام کیے دیتا ہوں، البتہ وہاں جاکر آپ کو اپنے اخراجات خود کام کرکے اُٹھانا ہوں گے۔ اس وقت وہ بی اے میں پڑھتا تھا اور میں نے نصیحت کی کہ پہلے آپ بی اے پاس کرلو اور پھر ماسٹر کے لیے باہر چلے جانا۔ اس نے دو تین بار امتحان دیا مگر کامیاب نہ ہوسکا اور

پھر اس کے کہنے پر اس کو قطر میں ملازمت دلا دی گئی۔

اب اس کا مطالبہ ہے کہ جتنے اخراجات میرے سوتیلے بھائی کی بیرونِ ملک تعلیم پر اُٹھ رہے ہیں اتنے پیسے مجھے بھی ادا کیے جائیں۔ دوسری طرف اس کے سوتیلے بھائی کو بیرونِ ملک جانے کے لیے بھیجا گیا تو اُسے بھی یہی کہا گیا کہ وہاں بیرونِ ملک سب بچے پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام بھی کرتے ہیں اور وہ عملاً کام کرتا بھی ہے مگر اس کمائی میں اُس کا گزارہ نہیں ہوتا اس لیے مجھے مزید پیسے بھیجنے پڑتے ہیں۔

اللہ کے رسولؐ نے کسی شخص کو صرف ایک بیٹے کو غلام دینے سے اس لیے منع فرما دیا تھا کہ اس نے دوسرے بیٹے کو غلام نہیں دیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ والد پر یہ لازم آتا ہے کہ بڑے بیٹے کا مطالبہ پورا کرے، جب کہ میری شرطیں دونوں کے لیے یکساں تھیں اور چھوٹے بیٹے کے کام کرنے کے باوجود اسے مزید پیسے درکار ہوتے ہیں جو مجھے بھیجنے پڑتے ہیں۔

کیا یہ حساب لگانا ضروری ہے کہ بڑے بیٹے کی بی اے تک کی تعلیم پر چھوٹے بیٹے کی نسبت زیادہ خرچ اُٹھا ہے۔

ج: اولاد کے ساتھ مساوات کا معنی یہ ہے کہ تمام کی ضروریات اپنی استطاعت کے مطابق پوری کی جائیں۔ کسی کی ضروریات پوری کی جائیں اور کسی کو نظرانداز کیا جائے تو ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح ہبہ اور تحفہ میں بھی مساوات کی جائے، ایک کو نوازنا اور دوسرے کو نظرانداز کرنا صحیح نہیں ہے۔ تعلیمی اخراجات میں مساوات کا معنی یہ ہے کہ ہر ایک کی ضرورت اور اپنی استطاعت کے مطابق پورے کی جائیں۔ آپ نے جو تفصیل لکھی ہے اس کے مطابق آپ نے بیٹوں میں امتیاز نہیں کیا۔ آپ کے بیٹے کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ آپ نے دونوں کے اخراجات کا حساب کر کے کمی کو پورا کرنا ہے۔ جہاں آپ کے لیے اولاد میں مساوات کا حکم ہے اسی طرح اولاد پر اس سے بڑھ کر واجب ہے کہ آپ کا احترام کریں اور باپ کو اپنا مقروض سمجھنے کی بجائے اپنے آپ کو باپ کا مقروض سمجھیں۔ آپ نے اب تک ان پر جو خرچ کیا ہے، جو پرورش کی تکلیف اٹھائی ہے، وہ ان پر ایسا قرض ہے کہ وہ اسے پورا کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

قرآن پاک تو تلقین کرتا ہے: فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا